© rasailojaraid.com

حُسنِ انتقاد

تبصرہ کے لیے دو کتابوں کا آنا ضروری ہے

● خطیب اور خطابت　　　مصنف: مولانا عبدالرؤف چشتی (اوکاڑوی)　　　تبصرہ: سید محمد کفیل بخاری

ضخامت: ۲۰۰ صفحات　　　قیمت: ۳۵۰ روپے

ناشر: جامعہ مدینۃ العلم چشتیہ، رفیع کالونی، گلی نمبرا، نزد رفیع فلور ملز، صمد پورہ روڈ، اوکاڑہ

خطابت سنتِ انبیاء ہے یہ کسبی نہیں وہبی صفت ہے۔ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والتسلیمات نے کتابیں نہیں لکھیں بلکہ پیغام الٰہی خطاب کے ذریعے ہی اللہ کی مخلوق تک پہنچایا ہے۔ دنیا کے پہلے انسان سیدنا آدم علیہ السلام نے جب سیدہ حوّا سے گفتگو فرمائی تو یہ پہلا خطاب تھا۔ یعنی انسان اور خطابت ہم عمر ہیں۔ اپنے مافی الضمیر کا بلا تکلف اظہار اور اپنے سامعین تک اس کی تفہیم و ابلاغ ہی خطابت ہے۔ خطابت اپنا کوئی موضوع نہیں رکھتی لیکن بذاتِ خود ایک بہت بڑا موضوع ہے۔ وعظ، تقریر، درس اور لیکچر اپنی اپنی حیثیت رکھتے ہیں لیکن خطابت ان سے بالکل مختلف ہے۔ خیالات کے اظہار کا انداز اپنا اپنا ہوتا ہے۔ جو مؤثر بھی ہوتا ہے اور غیر مؤثر بھی۔ اظہار و بیان کا حسن، مطالعہ و مشاہدہ، حافظ و حاضر دماغی، متانت و سنجیدگی، وقار و تمکنت، طنز و تفنن، تمثیلات و تشبیہات، دلائل و براہین، برجستگی و حاضر جوابی، واقعات و واردات اور اشعار و ضرب الامثال کا برموقع استعمال و اظہار خطابت کی اعلیٰ صفات ہیں۔

عرب فطری طور پر خطیب ہیں۔ اس کی بڑی وجہ عربی زبان ہے جو وحی کی زبان ہے۔ جامعیت اور بلاغت' عربی زبان کا امتیازی وصف ہے۔ قرآن کا انداز بھی خطابیہ ہے اور نبی کریم خاتم النبیین، خطیب الانبیاء سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی سارا دین خطاب کے ذریعے ہی بنی نوع انسان تک پہنچایا ہے۔ اس نسبت سے اسلام میں خطابت' عبادت کا درجہ رکھتی ہے۔ کتاب تو پڑھے لکھے لوگ ہی پڑھتے ہیں جو آٹے میں نمک کے برابر ہوتے ہیں۔ یہ خطابت کا ہی کمال ہے کہ بیک وقت پڑھے لکھے اور ان پڑھوں کے ہجوم بے کراں اور منتشر الخیال لوگوں کو اکٹھا کر کے مقصدِ خطاب ان کے دل و دماغ پر نقش کر دیتی ہے

ڈیماستھنیز اور سسرو یورپ کے بڑے خطیبوں میں شمار ہوتے ہیں لیکن امر واقعہ یہ ہے کہ عرب کا عام بدّو بھی ان سے بڑا خطیب تھا۔ برصغیر میں مولانا ابوالکلام آزاد، امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری، سحبان الہند مولانا احمد سعید دہلوی، مولانا محمد علی جوہر اور مولانا ظفر علی خان خطابت کے اہم ستون شمار ہوتے ہیں۔ اور مجلس احرار اسلام اپنی دیگر خدمات وصفات کے ساتھ ساتھ ایک وصف یہ بھی رکھتی ہے کہ یہ خطیبوں کی جماعت تھی۔ احرار کا عام کارکن بھی خطیب ہوتا تھا۔ زعماء احرار نے خطابت کے زور پر ہی برصغیر کے عوام کو خوابِ غفلت سے جگایا اور شاہراہِ آزادی پر گامزن کر دیا۔

مولانا عبدالروف چشتی (اوکاڑوی) ہمارے دینی جلسوں کے بزرگ اور معروف خطیب ہیں۔ وہ تیس پینتیس برس سے خطابت کے میدان میں دادِ شجاعت دے رہے ہیں۔ اس عرصہ میں انھوں نے بہت سے خطیبوں کو سنا اور ان سے استفادہ بھی کیا۔ حال ہی میں ان کی کتاب '' خطابت اور خطیب '' شائع ہوئی ہے' جس میں انھوں نے خطابت کے موضوع پر اپنی

© rasailojaraid.com